فضیلت کی راتیں

فضائل و مسائل

تألیف

مولانا نعیم الدین
فاضل جامعہ مدنیہ، لاہور

شبِ برات

ماہِ شعبان المعظم میں ایک رات آتی ہے جو بڑی فضیلت و برکت والی رات ہے جلیل القدر تابعی حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۳ھ) فرماتے ہیں۔

(۲۰) "مَا مِنْ لَيْلَةٍ بَعْدَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ مِنْ لَيْلَةِ نِصْفِ شَعْبَانَ" [1]

لیلۃ القدر کے بعد شعبان کی پندرھویں شب سے زیادہ کوئی رات افضل نہیں۔

اس رات کے کئی نام ہیں۔

(۱) لیلۃ المبارکہ : برکتوں والی رات۔
(۲) لیلۃ الرحمۃ : اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ کے نزول کی رات
(۳) لیلۃ الصک : دستاویز والی رات۔
(۴) لیلۃ البراءۃ : دوزخ سے چھٹکارا ملنے اور بری ہونے کی رات۔

---

[1] لطائف المعارف لابن رجب الحنبلی ص ۱۴۵

عرفِ عام میں اسے شبِ برارت کہتے ہیں ۔ شب کے معنیٰ فارسی میں رات کے ہیں اور برارت عربی کا لفظ ہے جس کے معنیٰ بری ہونے اور نجات پانے کے ہیں، چونکہ اس رات رحمتِ خداوندی کے طفیل لاتعداد انسان دوزخ سے نجات پاتے ہیں اس لیے اس رات کو ''شبِ برارت'' کہتے ہیں، یہ شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس شب کی بڑی فضیلت اور خصوصیات ذکر کی گئی ہیں، پہلے ہم تفصیل سے وہ احادیث ذکر کرتے ہیں اس کے بعد جو احکام و مسائل ان احادیث سے مستنبط ہوتے ہیں وہ ذکر کیے جائیں گے، آج کل چونکہ شبِ برارت کی فضیلت میں وارد ہونے والی احادیث کے متعلق یہ گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ ''یہ احادیث سب کی سب یا تو موضوع و من گھڑت ہیں یا شدید قسم کی ضعیف ہیں'' اس لیے ہم ان احادیث کی سندی حیثیت بھی تفصیل کے ساتھ حاشیہ میں ذکر کریں گے تاکہ اس گمراہ کن پروپیگنڈہ کی اچھی طرح سے قلعی کھل جائے اور ان لوگوں کو سادہ لوح عوام کے گمراہ کرنے کا موقع نہ ملے، لیجیے، پہلے وہ احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

اس شب میں کیا ہوتا ہے؟

(۲،۱) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے اس رات یعنی شعبان کی پندرھویں شب میں کیا ہوتا

شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ فِيْهَا أَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدِ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا أَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ [1]

(الحدیث)

ہے، انہوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا اس شب میں یہ ہوتا ہے کہ اس سال میں جتنے بھی پیدا ہونے والے ہیں وہ سب لکھ دیے جاتے ہیں اور جتنے اس سال مرنے والے ہیں وہ سب بھی اس رات میں لکھ دیے جاتے ہیں اور اس رات میں سب بندوں کے اعمال (سارے سال کے) اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔

(۲۲) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خدا

---

[1] مشکوۃ، ص ۱۱۵

النِّصفِ مِنْ شَعْبَانَ
دُفِعَ إِلَىٰ مَلَكِ
الْمَوْتِ صَحِيْفَةٌ
فَيُقَالُ اقْبِضْ مَنْ
فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ
فَإِنَّ الْعَبْدَ
لَيَغْرِسُ الْغِرَاسَ وَيَنْكِحُ
الْاَزْوَاجَ وَيَبْنِي
الْبُنْيَانَ وَاِنَّ
اسْمَهٗ قَدْ نُسِخَ
فِي الْمَوْتٰى" ؎

(۱۳) عَنْ عُثْمَانَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ
الْمُغِيْرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُقْطَعُ الْاٰجَالُ مِنْ
شَعْبَانَ اِلٰى شَعْبَانَ

کی طرف سے ایک فہرست
ملک الموت کو دی جاتی ہے
اور حکم دیا جاتا ہے کہ جن جن
لوگوں کا نام اس فہرست میں
درج ہے اُن کی روحوں کو
قبض کرنا، کوئی بندہ تو باغوں
کے درخت لگا رہا ہوتا ہے
کوئی شادی کرتا ہوتا ہے کوئی
تعمیر میں مصروف ہوتا ہے
حالانکہ اس کا نام مُردوں کی
فہرست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے

حضرت عثمان بن محمدؒ فرماتے
ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ (ساکنانِ ارض
کی) عمریں ایک شعبان سے
دوسرے شعبان تک طے
کی جاتی ہیں یہاں تک کہ
انسان شادی بیاہ کرتا ہے اس

؎ لطائف المعارف، ص: ۱۴۸، ماثبت بالسنۃ عربی اردو ص: ۳۵۳ طبع دارالاشاعت
کراچی، مصنف عبدالرزاق، ج ۴، ص ۳۱۷

حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ وَ يُوْلَدُ لَهٗ وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهٗ فِی الْمَوْتٰی" [1]

کے بچے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں داخل ہو چکا ہوتا ہے۔

(۲۴) عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوْحِی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ كُلِّ نَفْسٍ يُرِيْدُ قَبْضَهَا فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ" [2]

حضرت راشد بن سعدؒ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب کو اللہ تعالےٰ ان تمام روحوں کو قبض کرنے کی تفصیل ملک الموت کو بتا دیتے ہیں جو اس سال میں قبض کی جائیں گی۔

شب برأت میں اللہ تعالیٰ آسمانِ دُنیا پر نزول فرماتے ہیں اور چند افراد کے سوا سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں

(۲۵) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ

---

[1] جامع البیان فی تفسیر القرآن للطبری ج ۲۵، ص ۶۵، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۶۔ تفسیر القرآن العظیم لابن الکثیر ج ۴، ص ۱۳۷، وقال حدیث مرسل۔ شعب الایمان ج ۳، ص ۳۸۶

[2] اخرجہ الدینوری فی المجالسۃ روح المعانی ج ۲۵، ص ۱۱۳

الصدیق عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
قال ینزل اللہ
الی السماء الدنیا
لیلۃ النصف من
شعبان فیغفر لکل
شیئ الا رجل
مشرک او رجل فی
قلبہ شحناء" [۱]

عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے
نصف شعبان کی شب آسمان
دُنیا کی طرف نزول اجلال فرماتے
ہیں اور اس شب ہر کسی کی
مغفرت کردی جاتی ہے سوائے
مشرک کے یا ایسے شخص کے
جس کے دل میں بغض ہو۔

(۲۶) عن عائشۃ
قالت نفدت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیلۃ فخرجت
فاذا ھو بالبقیع
فقال اکنت
تخافین ان یحیف

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے
پاس نہ پایا تو میں آپ کی
جستجو میں نکلی، کیا دیکھتی ہوں
کہ آپ جنت البقیع میں تشریف
فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا

---

[۱] شعب الایمان للبیہقی ج ۳، ص ۳۸۰، شرح السنۃ للبغوی ج ۴ ص ۱۲۶ - قال الہیثمی رواہ البزار وفیہ عبدالملک بن عبدالملک ذکرہ ابو ابی حاتم فی الجرح والتعدیل ولم یضعفہ وبقیۃ رجالہ ثقات، مجمع الزوائد ج ۸، ص ۶۵ قال المنذری فی ترغیبہ رواہ البزار والبیہقی من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ بنحوہ باسناد لا باس بہ، ترغیب والترہیب ج ۳ ص ۴۵۹ - قال الالبانی لاباس باسنادہ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ج ۳، ص ۱۳۷ -

اللّٰہُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُہٗ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ" [1]

(اے عائشہ رضی اللہ عنہا) کیا تمہیں یہ اندیشہ ہے کہ خدا اور رسول تم پر زیادتی کر سکتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کسی دوسری اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں؛ آپ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب آسمانِ دنیا کی طرف نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

---

[1] رواہ الترمذی وقال حدیث عائشۃ لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث الحجاج وسمعت محمدا یضعف ھذا الحدیث وقال یحیی بن ابی کثیر لم یسمع من عروۃ وقال محمد والحجاج لم یسمع من یحییٰ بن کثیر، ترمذی، ج ۱، ص ۱۵۶، ابن ماجہ ص ۱۰۰، مسند احمد ج ۶، ص ۲۳۸، شعب الایمان للبیہقی ج ۳ ص ۳۷۹، فضائل الاوقات ص ۱۳۰، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰، ص ۴۳۷، شرح السنۃ للبغوی ج ۴ ص ۱۲۶، منتخب مسند عبد بن حمید ص ۴۳۷، مشکوٰۃ ص ۱۱۴، قال الالبانی وجملۃ القول ان الحدیث بمجموع ھذہ الطرق صحیح بلا ریب والصحۃ تثبت

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

شبِ براءت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتے ہیں جس کی برکت سے سوائے چند افراد کے سب کی مغفرت ہو جاتی ہے

(۲۷) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَۃِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ[1]

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات نظرِ رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ سوائے مُشرک اور کینہ ور کے۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) باقل منھا عددًا ما دامت سالمۃ من الضعف الشدید کما ھو الشان فی ھذا الحدیث الخ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ۔ ج ۳، ص ۱۳۸؛ البانی کہتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ حدیث ان تمام طُرُق کے سبب بلاشک وشُبہہ صحیح ہے اور صحتِ حدیث تو ان طُرُق سے بھی کم سے ثابت ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ ضعفِ شدید سے سلامت رہے جیسا کہ اس حدیث کا معاملہ ہے (کہ اس کا ضعف شدید نہیں ہے، لہٰذا یہ تعددِ طُرُق کی وجہ سے صحیح ہے)

[1] ابن ماجہ ص ۱۰۱، شعب الایمان للبیہقی ج ۳، ص ۳۸۲، فضائل الاوقات للبیہقی ص ۱۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۱۵، قال الالبانی فی تحقیقہ للمشکوٰۃ باسناد ضعیف، فیہ ابن لھیعۃ وھو

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى خَلْقِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ"۔ [۱]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرما کر تمام مخلوق کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ ور کے،

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ضعیف وقد اضطرب فی اسناده وفیه انقطاع ایضًا لما نصّ علیه المنذری لکن الحدیث قوی عندی لشواهده وقد ذکرتها فی تعلیقی علی رسالة الاخ محمد نسیب الرفاعی فی هٰذه اللیلة، مشکوٰة محقق، ج۱، ص ۴۰۹۔

[۱] رواه البیهقی فی فضائل الاوقات ص ۱۱۹، وقال محققه عدنان عبد الرحمٰن اسناده حسن، ورواه البیهقی فی شعب الایمان ج ۳، ص ۳۸۲ وقال وقد روینا هٰذا من اوجهٍ وفی ذالك دلالة علی ان للحدیث اصلاً من حدیث مکحول، ورواه ابن حبان فی صحیحه (ج ۱۲، ص ۴۸۱) وقال محققه شعیب الارنؤوط حدیث صحیح بشواهده، رجاله ثقات الا ان فیه انقطاعا مکحول لم یلق مالك بن یخامر ورواه الطبرانی فی معجمه الکبیر ج ۲۰، ص ۹۱، وقال محققه حمدی عبد المجید السلفی قال شیخنا فی تعلیقه

(۲۵) عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِطَّلَعَ اللّٰہُ اِلٰی خَلْقِہٖ فَیَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ یُمْلِیْ لِلْکَافِرِیْنَ وَ یَدَعُ اَھْلَ الْحِقْدِ بِحِقْدِھِمْ حَتّٰی یَدَعُوْہُ" [۱]

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو خداوند عالم اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، کافروں کو مہلت دیتے ہیں اور کینہ وروں کو اُن کے کینہ کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں تاوقتیکہ وہ کینہ وری چھوڑ دیں۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) علی رسالۃ لیلۃ النصف من شعبان ص ۲، وھو حدیث صحیح لشواھدہ الکثیرۃ .... فھذہ الطرق الکثیرۃ لا یشک من وقف علیھا ان الحدیث صحیح لاسیما و بعض طرقہ حسن لذاتہ، کحدیث معاذ و ابی بکر رضی اللہ عنھما الخ قال الھیثمی رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ورجالھما ثقات، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۶۵

[۱] رواہ البیھقی فی فضائل الاوقات، ص ۱۲۱، وفی شعب الایمان ج ۳، ص ۳۸۱، وقال وھو ایضا بین مکحول وابی ثعلبۃ مرسل جید، ورواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر (ج ۲۲، ص ۲۲۴) وقال محققہ قال شیخنا فی ظلال الجنۃ (۱/۲۲۴)

(۳۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَطَّلِعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى خَلْقِهٖ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِاثْنَيْنِ مُشَاحِنٍ وَّقَاتِلِ نَفْسٍ" [1]

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب اللہ عزّو جلّ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت فرماتے ہوئے سوائے دو شخصوں کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں (۱) کینہ ور (۲) کسی کو ناحق قتل کرنیوالا۔

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) حدیث صحیح ورجاله ثقات غير الاحوص بن حكيم فانه ضعيف الحفظ كما فى التقريب فلعله يستشهد به فيتقوى بحديث معاذ وتقدم (۲۰/ ۲۱۵) وبشواهده المتقدمة وغيرها مما سبقت الاشارة اليه قلت ذكر تلك الشواهد شيخنا فى سلسلة الاحاديث الصحيحة (رقم ۱۱۴۴)

[1] مسند احمد ج ۲، ص ۱۷۶ وذكره الهيثمى وقال فيه ابن لهيعة وهو ليّن وبقية رجاله وثقوا، مجمع الزوائد ج ۸، ص ۶۵ وذكره المنذرى فى ترغيبه (ج ۳ ص ۴۶۰) وقال رواه احمد باسناد لين، قال الالبانى "وهذا اسناد لا بأس به فى المتابعات والشواهد، قال الهيثمى وابن لهيعة لين الحديث وبقية رجاله وثقوا وقال الحافظ المنذرى واسناده لين، ولكن تابعه رشدين بن سعد بن حيى به اخرجه ابن حيوة فى حديثه فالحديث حسن" سلسلة الاحاديث الصحيحة ج ۳، ص ۱۳۶۔

(۳۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِعِبَادِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ"۔ [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالےٰ سوائے مشرک اور کینہ ور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

(۳۲) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "یَطَّلِعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَلٰی خَلْقِهٖ لَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ کُلَّهُمْ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ" [2]

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شعبان کی پندرھویں شب اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت فرماتے ہوئے سوائے مشرک اور کینہ ور کے باقی سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

---

[1] رواه البزار، قال الهیثمی فیه هشام بن عبد الرحمٰن ولم اعرفه و بقیة رجاله ثقات مجمع الزوائد ج ۸، ص ۶۵ -

[2] رواه البزار و قال الهیثمی فیه عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم و ثقه احمد بن صالح وضعفه جمهور الائمة، وابن لهیعة لین، وبقیة رجاله ثقات، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۶۵ -

(۳۳) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِاَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا الْمُشْرِكَ وَالْمُشَاحِنَ" له

حضرت کثیر بن مرۃ رحمہ اللہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا) شعبان کی پندرہویں شب اللہ عزوجل، تمام اہل زمین کی مغفرت فرما دیتے ہیں سوائے مُشرک اور کینہ ور کے۔

شب برأت میں ایک منادی کی ندا

(۳۴) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ نَادٰى مُنَادٍ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ؟

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پُکارنے والا پُکارتا ہے

له رواه البیهقی فی شعب الایمان (ج ۳، ص ۳۸۱) وقال هٰذا مرسل جید۔
مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۰، ص ۴۳۸، مصنف عبدالرزاق ج ۴، ص ۳۱۶۔

هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَاُعْطِيَهٗ ؟ فَلَا يَسْاَلُ اَحَدٌ شَيْأً اِلَّا اُعْطِيَ اِلَّا زَانِيَةٌ بِفَرْجِهَا اَوْ مُشْرِكٌ ». [1]	کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اُس کو عطا کردوں اس وقت خدا سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے سوائے بدکار عورت اور مُشرک کے۔

شبِ برارت میں آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم قبرستان تشریف لے گئے اور شب بیداری کی

(۳۵) قالت عائشة دخل عليّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضع عنه ثوبيه ثم لم يستتم ان قام فلبسهما فاخذتني غيرة	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ آپ نے ان کو پھر پہن لیا مجھ کو یہ خیال آیا کہ آپ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی

---

[1] رواہ البیہقی فی فضائل الاوقات (ص ۱۲۵) وقال محققہ عدنان عبدالرحمن اسنادہ حسنٌ ورواہ البیہقی فی شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۸۳۔

شديدةٌ فظننتُ
انه ياتى بعض
صويحباتى فخرجت
اتبعه فادركته
بالبقيع . بقيع الغرقد
يستغفر للمؤمنين
والمؤمنات والشهداء
فقلت بابى وامى
انتَ فى حاجة ربكَ
وانا فى حاجة
الدنيا فانصرفتُ
فدخلتُ حجرتى
ولى نفس عالٍ
لحقنى رسول الله
صلى الله عليه وسلم
فقال " ما هذا النفس
يا عائشة ؟" فقالت
بابى وامى اتيتنى
فوضعتَ عنك ثوبيك
ثم لم تستتم ان
قمتَ فلبستهما فاخذتنى

اور کے پاس جا رہے ہیں
اس لیے مجھے بہت غیرت
آئی، میں آپ کے پیچھے
پیچھے ہو لی، جا کر دیکھا تو آپ
جنت البقیع میں مسلمان مردوں
اور عورتوں کے لیے استغفار
کر رہے ہیں میں نے دل میں
کہا کہ آپ پر میرے ماں باپ
قربان جائیں آپ خدا کے کام
میں مصروف ہیں اور میں
دُنیا کے کام میں، میں وہاں
سے واپس اپنے حجرے میں چلی
آئی (اس آنے جانے میں)
میرا سانس پھول گیا، اتنے میں
حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام
تشریف لے آئے اور دریافت
فرمایا یہ سانس کیوں پھول رہا
ہے میں نے عرض کیا آپ پر
میرے ماں باپ قربان ہوں
آپ میرے پاس تشریف لائے
اور آپ نے جلدی سے دوبارہ

غـــيرة شـديدة
ظننت انك تأتي
بعض صويحباتي
حتى رأيتك بالبقيع
تصنع مــا تصنع،
قــال " يا عائشة
اكنتِ تخافين
ان يحيف الله
عليــكِ ورسوله
بــل اتاني جبريل
عليـــه السّلام
فقــال هذه الليلة
ليــلة النصف
من شعبـــان
ولله فيهــا عتقاء
من النّـــار بعدد
شعــور غنم كلب
لا ينظر الله فيهـــا
الى مشرك ولا الى
مشاحنٍ ولا الى
قاطع رحـــمٍ ولا الى

کپڑے پہن لیے، مجھ کو یہ خیال
کر کے سخت رشک ہوا کہ آپ
ازواجِ مطہرات میں کسی اور کے
پاس تشریف لے گئے ہیں
نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں
نے آپ کو خود بقیع غرقد میں
جا دیکھا کہ آپ کیا کر رہے ہیں،
آپ نے فرمایا، عائشہ کیا تمہارا
یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا
رسول تمہارا حق ماریں گے؟
دراصل بات یہ ہے کہ، جبریل
علیہ السلام میرے پاس تشریف
لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان
کی پندرہویں رات ہے اور
خداوند عالم اس رات میں
بہت سے لوگوں کو دوزخ سے
آزاد کرتا ہے جو کہ قبیلۂ کلب
کی بکریوں کے بالوں سے بھی
زیادہ ہوتے ہیں، مگر اس میں
خدا تعالیٰ مشرکین، کینہ ور، رشتے
ناطے توڑنے والے، ازار ٹخنوں

مسبل ولا الی عاق
لوالدیه ولا الی
مدمن خمر، قال
ثم وضع عنه ثوبیه
فقال لی "یا عائشة
تَأْذَنِيْنَ لی فی قیام
هذه اللیلة" فقلت
نعم بابی وامی
فقام فسجد لیلاً
طویلاً حتی ظننت
انه قبض فقمت
اَلْتَمستُهٗ ووضعت
یدی علی
باطن قدمیه فتحرك
ففرحت وسمعته
یقول فی سجوده
" اعوذ بعفوك
من عقابك واعوذ
برضاك من سخطك
واعوذ بك منك جل
وجهك لا احصی ثناءً

سے نیچے رکھنے والے،
ماں باپ کے نافرمان
اور شراب کے عادی لوگوں
کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتے"
اس کے بعد آپ نے فرمایا اے
عائشہ کیا تم مجھ کو اجازت دیتی
ہو کہ آج رات قیام کروں میں
نے کہا کہ بیشک آپ پر میرے
ماں باپ قربان ہوں۔ آپ نے
قیام کے بعد ایک، طویل سجدہ
کیا یہاں تک کہ مجھ کو خیال ہُوا
کہ آپ کی وفات ہو گئی ۔
مَیں نے چھونے کا ارادہ کیا
اور آپ کے تلووں پر اپنا ہاتھ
رکھا تو کچھ حرکت معلوم ہوئی،
مَیں نے آپ کو سجدہ میں یہ دُعا
مانگتے سُنا " اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ
مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ
جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً
عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى

علیك انت كما اثنیت علی نفسك" فلما اصبح ذكرتهن له فقال یا عائشة تعلمتهن؟ فقلت نعم فقال تعلمیهن وعلمیهن فان جبریل علیه السلام علمنیهن وامرنی ان اردد هن فی السجود[1]

نفسک" صبح کو میں نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اے عائشہ تم اس دعا کو یاد کرو گی؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور، آپ نے فرمایا کہ سیکھ لو مجھ کو یہ کلمات جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں ان کو بار بار پڑھا کرو۔

(۳۶) عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ قَدْ قُبِضَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَالِكَ قُمْتُ حَتّٰى حَرَّكْتُ اِبْهَامَهٗ

حضرت علاء بن حارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کیے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھی اور

---

[1] رواہ البیہقی فی شعب الایمان (ج ۳، ص ۳۸۴) وقال وھذا اسنادہ ضعیف وروی من وجہ آخر

فَتَحَرَّكَ فَرَجَعْتُ
فَلَمَّا رَفَعَ إِلَىَّ
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ
وَفَرَغَ مِنْ صَلوٰتِهٖ
قَالَ يَا عَائِشَةُ
أَوْ يَا حُمَيْرَاءُ أَظَنَنْتِ
أَنَّ النَّبِيَّ قَدْ
خَاسَ بِكِ، قُلْتُ
لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ
قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِكَ
فَقَالَ أَتَدْرِيْنَ
أَيَّ لَيْلَةٍ هٰذِهٖ؟
قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
أَعْلَمُ قَالَ هٰذِهٖ
لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ إِنَّ اللّٰهَ
عَزَّ وَجَلَّ يَطَّلِعُ
عَلٰى عِبَادِهٖ
فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ

آپ کے پاؤں کے انگوٹھے
کو حرکت دی، اس میں
حرکت ہوئی، میں واپس
لوٹ آئی جب آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سجدے سے
سر اٹھایا اور نماز سے فارغ
ہوئے تو فرمایا اے عائشہ
یا فرمایا اے حمیراء کیا تمہارا
یہ خیال ہے کہ (اللہ کا)
نبی تمہاری حق تلفی کرے گا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بخدا ایسی
بات نہیں ہے، درحقیقت مجھے
یہ خیال ہوا کہ شاید آپ کی
وفات ہوگئی ہے کیونکہ آپ
نے سجدے بہت لمبے کیے
تھے۔ آپ نے فرمایا جانتی بھی
ہو یہ کونسی رات ہے؟ میں
نے عرض کیا اللہ اور اس
کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہی زیادہ جانتے ہیں فرمایا

فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَ يَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَ يُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُوْ" [1]

یہ شعبان کی پندرہویں شب ہے اللہ عزّوجل اس رات اپنے بندوں پر نظرِ رحمت فرماتے ہیں بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتے ہیں طالبینِ رحم پہ رحم فرماتے ہیں اور کینہ وروں کو انکی حالت ہی پر چھوڑ دیتے ہیں۔

شب برأت میں شب بیداری اور صبح روزہ رکھنے کا حکم

(۳۷) عَنْ عَلِيّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب آئے تو رات کو نماز پڑھو اور اگلے دن روزہ رکھو، کیونکہ غروب شمس سے لے کر صبح صادق کے طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر رہتے ہیں اور فرماتے

---

[1] رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال ھذا مرسل جید، ج ۳، ص ۳۸۲

اِلیٰ سَمَآءِ الدُّنیا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ" [1]

ہیں " ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اسے بخش دوں؟ ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اسے رزق دے دوں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اسے مصیبت سے نجات دوں؟ ہے کوئی ایسا ہے کوئی ویسا "

شب برات سے متعلق احکام و مسائل

نمبر ۱، مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ شب برات ایک انتہائی فضیلت و بزرگی والی رات ہے اس رات کے متعلق دس جلیل القدر صحابۂ کرام سے روایات منقول ہیں جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

حضرت ابوبکر[1]، حضرت علی مرتضیٰ[2]، حضرت عائشہ[3] صدیقہ، حضرت معاذ[4] بن جبل، حضرت ابوہریرہ[5]، حضرت عوف[6] بن مالک، حضرت ابوموسیٰ[7] اشعری حضرت عبداللہ[8] بن عمرو بن عاص، حضرت ابوثعلبہ[9] خشنی، حضرت عثمان[10] بن ابی العاص رضی اللہ عنہم، اُن کے علاوہ جلیل القدر تابعین سے بھی بہت سی روایات منقول ہیں۔ ہم نے یہ روایات نمبر وار ذکر کر کے ان کے متعلق جو

---

[1] ابن ماجہ، ص ۱۰۰، شعب الایمان للبیہقی ج ۳، ص ۳۷۸ فضائل الاوقات للبیہقی ص ۱۲۲ مشکوٰۃ ص ۱۱۵ کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۱۴ الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۲۴۲

تقدوجرح محدثین نے کی ہے وہ حاشیہ میں ذکر کر دی ہے، اس قدر کثیر روایات کی موجودگی میں بھی اگر کوئی اس شب کی فضیلت کا انکار کرتا ہے تو اس کا نصیب۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اہل سُنّت والجماعت ہمیشہ سے اس شب کی فضیلت و بزرگی کا اعتقاد رکھتے چلے آئے ہیں، چنانچہ علامہ ابن الحاج مالکی رحمہ اللہ (متوفی ۷۳۷ھ) شب برات کے متعلق اسلاف کا نظریہ لکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"ولا شك انها	اور کوئی شک نہیں کہ یہ رات
ليلة مباركة عظيمة	بڑی بابرکت اور اللہ تعالےٰ
القدر عند الله	کے یہاں بڑی عظمت والی ہے
تعالىٰ .... وكان	اور (ہمارے) اسلاف رضی اللہ
السلف رضى الله عنهم	عنہم اس کی بڑی تعظیم کرتے
يعظمونها ويشمرون	تھے اور اس کے آنے سے
لها قبل اتيانها	پہلے ہی اس کے لیے تیاری
فما تأتيهم	کرتے تھے، جب یہ رات آتی
الا وهم متاهبون	تھی تو وہ اس کی ملاقات اور
للقائها والقيام بحرمتها	اس کی حُرمت و عظمت
علىٰ ما قد	بجالانے کے لیے مستعد ہوتے
علم من	تھے، کیونکہ یہ بات معلوم ہو
احترامهم للشعائر	چکی ہے کہ وہ شعائر اللہ کا بہت
علىٰ ما تقدم	احترام کرتے تھے جیسا کہ اس کا
ذكره"۔ [1]	ذکر گزرچکا۔

---

[1] المدخل ج ۱، ص ۲۹۲

یاد رہے کہ علامہ ابن الحاج رحمہ اللہ[1] کا یہ بیان کوئی معمولی حیثیت نہی
رکھتا، آپ یہ بیان اس کتاب میں دے رہے ہیں جو آپ نے خاص کر بدعات
تردید میں لکھی ہے اس میں آپ شبِ برات کے متعلق اسلاف کا نظریہ اور

---

[1] علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (متوفیٰ ۸۵۲ھ) آپ کے حالات میں لکھتے ہیں۔

"آپکا نام و نسب اس طرح ہے ابو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد ابن الحاج العبدری آپ فاس کے
والے ہیں وہیں آپ نے حدیث کی سماعت کی پھر مصر چلے آئے اور حج بیت اللہ سے مش
ہوئے، آپ نے حافظ تقی الدین عبید الاسعردی سے موطا امام مالک کی سماعت
اور آگے اسے نقل کیا۔ آپ نے شیخ ابو محمد بن ابی حمزۃ الزیات کی صحبت اختیار کی نتیجۃً
برکات آپ میں لوٹ آئیں اور آپ مصر میں بزرگی اور مشیخت کے لحاظ سے م
خدائے بن گئے۔"

آپ کی کتاب "المدخل" کا تعارف کراتے ہوئے ابن حجر رقمطراز ہیں۔

"وجمع کتاباً سماہ المدخل
کثیر الفوائد، کشف فیہ عن
معایب وبدع یفعلہا
ویتساھلون فیہا واکثرھا
مما ینکر وبعضہا
مما یحتمل۔"

آپ نے ایک کتاب بھی لکھی جسکا نام المدخل
کتاب بڑی فائدہ مند ہے اس میں آپنے اُن
اور بدعتوں کو کھول کھول کر بیان کیا ہے جن
ارتکاب کرتے ہیں اور جن میں لوگ مساہلت
ہیں، ان میں اکثر منکرات ہیں اور بعض
ہونے کا احتمال ہے،

جمادی الاولیٰ ۷۳۷ھ میں اسّی سال عمر پاکر آپکا (قاہرہ میں) انتقال ہوا اخیر عمر میں آپ دیکھ
پھرنے سے معذور ہوگئے تھے۔

ہمارے شیخ شمس الدین محمد بن علی بن ضرغام بن سکر کو آپ سے اجازت حاصل تھی" (الدرر الکامنۃ فی
المائۃ الثامنۃ ج ۴، ص ۲۳۷۔)

ذکر کر رہے ہیں کہ ہمارے اسلاف اس رات کی تعظیم کرتے تھے اور اس کے آنے سے پہلے ہی اس کے لیے تیاری کرتے تھے۔

نمبر ۲، اس شب میں بڑے بڑے اُمور انجام پاتے ہیں، یعنی اس[1] سال جتنے پیدا ہونے والے ہیں اُن کے نام لکھ دیے جاتے ہیں۔ ایسے ہی جنھوں نے مرنا ہے اُن کے نام بھی لکھ دیے جاتے ہیں۔ اس[2] شب بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں۔ یعنی بارگاہِ خداوندی میں پیش کیے جاتے ہیں۔ اس[3] شب میں مخلوق کو جو اس سال رزق ملنا ہے وہ لکھ دیا جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ایک شبہہ کا دفعیہ

یہاں ایک شبہہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ امور تو پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھے جا چکے ہیں پھر اس شب میں ان اُمور کے لکھے جانے کا کیا مطلب؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس شب مذکورہ کاموں کی فہرست لوحِ محفوظ سے علیحدہ کر کے ان فرشتوں کے سپرد کر دی جاتی ہے جن کے ذمّہ یہ کام ہیں۔

ایک اعتراض اور اسکا جواب

کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ شبِ برارت میں جن اُمور کی انجام دہی کا ذکر کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں اوّلاً تو اس لیے کہ یہ قرآن کی آیت فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ (اس رات میں ہر ایک کام جو حکمت پر مبنی ہے تصفیہ پاتا ہے) کے خلاف ہے اس لیے کہ اس سے مُراد مفسرین نے لیلۃ القدر لی ہے۔ ثانیاً اس لیے کہ صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ان امور کی انجام دہی لیلۃ القدر میں ہوتی ہے نہ کہ شبِ برارت میں اسی اعتراض کی بنا پر یہ لوگ شبِ برارت سے متعلق احادیث کا انکار کرتے ہیں۔ اس اعتراض کے مفسّرین و محدثین نے بہت سے جواب دیے ہیں۔ یہاں ہم چند ایک ذکر کرتے ہیں۔ حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ متوفی ۱۰۱۴ھ

تحریر فرماتے ہیں۔

"ولا نزاع في ان ليلة النصف من شعبان يقع فيها فرق كما صرح به الحديث وانما النزاع في انها المرادة من الآية والصواب انها ليست مرادة منها، وحينئذ يستفاد من الحديث والآية وقوع ذالك الفرق في كل من الليلتين اعلاما بمزيد شرفهما ويحتمل ان يقع الفرق في ليلة النصف ما يصدر الى

اس میں تو کوئی نزاع نہیں کہ شعبان کی پندرھویں شب میں مذکورہ امور انجام پاتے ہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث (۲۱) سے صراحت ہو رہی ہے، البتہ اس میں نزاع ہے کہ آیۃ کریمہ (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ) سے شب برارت مراد ہے یا نہیں، درست بات یہی ہے کہ اس آیت سے شب برارت مراد نہیں اسی وقت آیت کریمہ اور حدیث مبارک سے یہ مستفاد ہوگا کہ ان امور کی انجام دہی دونوں راتوں ہی میں ہوتی ہے، ان دونوں راتوں کی مزید شرف و بزرگی بتلانے کے لیے یہ احتمال بھی ہے کہ پندرھویں شعبان میں ان امور کی انجام دہی کا

لیلة القدر ویحتمل ان یکون الفرق فی احداھما اجمالاً وفی الأخریٰ تفصیلا او تخص احداھما بالامور الدنیویة والاخریٰ بالامور الاخرویة وغیر ذالك من الاحتمالات العقلیة“۔ ¹	فیصلہ ہوتا ہو جو لیلۃ القدر تک انجام پاتے ہیں۔ نیز یہ احتمال بھی ہے کہ ان امور کی انجام دہی ـــ ایک شب میں اجمالاً ہوتی ہو، دوسری شب میں تفصیلاً، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں راتوں میں سے ایک کو اُمورِ دنیویہ کی انجام دہی کے ساتھ خاص کر دیا جائے اور دوسری کو اُمورِ اخرویہ کی انجام دہی کے لیے خاص کیا جائے اس کے علاوہ اور احتمالاتِ عقلیہ بھی نکل سکتے ہیں۔

علامہ قرطبی مالکی رحمہ اللہ (متوفیٰ ۶۷۱ھ) فرماتے ہیں

” وقیل یبدأ فی استنساخ ذالك من اللوح المحفوظ فی لیلة البراءة	ایک قول یہ ہے کہ ان اُمور کے لوحِ محفوظ سے نقل کرنے کا آغاز شبِ برارت سے ہوتا ہے اور

---

¹ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۳، ص ۱۹۵۔

ويقع الفراغ في ليلة القدر" ؎۱

اختتام لیلۃ القدر میں ہوتا ہے۔

علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

(۳۸) "وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تقضی الاقضیۃ لیلۃ النصف من شعبان وتسلم الی اربابہا لیلۃ السابع والعشرین من شہر رمضان" ؎۲

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تمام اُمور کے فیصلے تو شبِ براءت میں ہوتے ہیں اور جن فرشتوں نے ان اُمور کو انجام دینا ہے ان کے سپرد رمضان کی ستائیسویں شب (لیلۃ القدر) میں کیے جاتے ہیں۔

ان تصریحات کے بعد کسی قسم کا کوئی اعتراض باقی نہیں رہنا چاہیے، ہم چونکہ ظاہر بیں ہیں اس لیے ہمیں شک وشبہہ اور تردد پیش آتا رہتا ہے لیکن بارگاہِ الٰہی کے مقرب صاحبِ کشف اہل اللہ اپنے نورِ باطن سے بہت کچھ دیکھ لیتے ہیں اس لیے اُنھیں کسی قسم کا شک وتردد نہیں رہتا۔ اس سلسلہ میں ہم حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا ایک کشف ذکر کرتے ہیں جس سے مذکورہ احادیث کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے۔

؎۱ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، ج ۱۶، ص ۱۲۸۔

؎۲ روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی۔ ج ۲۵، ص ۱۱۳۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ (متوفی ۱۰۳۴ھ) کا کشف

حضرت مجدد صاحب

رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔

"اسی طرح شعبان المعظم ۱۰۳۳ھ کی پندرہویں شب کو جب آپ حرم سرا میں تشریف لے گئے تو آپ کی اہلیہ صاحبہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ "اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آج کس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔ اور کس کا باقی رکھا گیا ہے" یہ سن کر حضرت مجدد الف ثانی رح نے فرمایا کہ تم تو شک و شبہہ میں یہ بات کہہ رہی ہو لیکن اس شخص کی کیا حالت ہو گی جو بچشم خود دیکھتا ہو کہ اس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا ہے۔" [1]

(اس میں اپنی جانب اشارہ تھا)

نمبر ۳، شب براءت میں اللہ تعالیٰ عام معمول سے ہٹ کر مغرب کے بعد سے لے کر صبح صادق تک آسمانِ دنیا پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت فرماتے ہوئے لاتعداد انسانوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔ البتہ کچھ محروم القسمت لوگ ایسے ہیں جو اس شب میں بھی نظرِ رحمت سے محروم رہتے ہیں۔

شب براءت میں نظرِ رحمت سے محروم رہنے والے لوگ

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنیوالا۔

---

[1] زبدۃ المقامات ص ۲۸۵، یہ کتاب فارسی میں ہے ہم نے اس کا ترجمہ مولانا زوار حسین شاہ صاحب رح کی کتاب حضرت مجدد الف ثانی رح ص ۲۲۵ سے نقل کیا ہے۔

(۲) کینہ رکھنے والا۔

(۳) کسی انسان کو ناحق قتل کرنے والا۔

(۴) بدکار عورت۔

(۵) قطع رحمی کرنے والا یعنی رشتے ناطے توڑنے والا۔

(۶) تہبند، پاجامہ، ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔

(۷) والدین کا نافرمان۔

(۸) شراب خوری کی عادت رکھنے والا وغیرہ وغیرہ۔

ایسے لوگوں کو چاہیے کہ اپنے ان بُرے افعال سے جس قدر جلد ہو سکے توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں کیونکہ زندگی کا کوئی پتہ نہیں کب ختم ہو جائے۔

ہو رہی ہے عمر مثلِ برف کم رفتہ رفتہ چپکے چپکے دم بدم
خُدا کی یاد جوانی میں غافلو کرلو ورنہ وقتِ فضیلت تمام ہوتا ہے

نمبر ۴، شبِ برات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ مَیں اس کی مغفرت کر دُوں؟ ہے کوئی سائل کہ مَیں اُس کا سوال پُورا کر دوں؟ ہے کوئی رزق کا طالب کہ مَیں اسے رزق دے دُوں؟ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ میں اس کی مصیبت و تکلیف کو دُور کر دوں؟ ویسے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا ہر رات ہوتی ہے جیساکہ دیگر احادیث[1] سے معلوم ہوتا ہے، لیکن شبِ برات اور عام راتوں میں یہ فرق ہے کہ عام راتوں میں یہ ندا آخری تہائی رات میں ہوتی ہے اور شبِ برات میں یہ ندا غروبِ آفتاب کے بعد ہی سے شروع ہو جاتی ہے، ہمیں چاہیے کہ اس رات کو غنیمت جان کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ اللہ تعالیٰ

---

[1] دیکھیے بخاری شریف ج ۲ ص ۹۳۶

کے حضور میں اپنی جائز حاجات پیش کریں، اس سے رزقِ حلال طلب کریں اپنی مصیبت اور پریشانیوں کے دفعیہ کی دُعا کریں۔

شبِ جمعہ کی فضیلت میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ پانچ راتوں میں دُعا قبول ہوتی ہے اُن میں سے ایک شبِ برارت ہے اس لیے اس رات خوب الحاح وزاری کے ساتھ قبولیت کا اعتقاد رکھتے ہوئے دُعا کریں ہماری اس سے بڑی اور کیا سعادت ہوگی کہ خود مولائے کریم فرمائیں کہ مانگو میں دینے کیلئے تیار ہوں۔

نمبر ۵ ، شبِ برارت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی شب بیداری کی، دوسروں کو بھی شب بیداری کا حکم دیا اور نہ صرف حکم دیا بلکہ جاگنے کی فضیلت بھی بتلائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

(۳۹) " مَنْ اَحْیَا اللَّیَالِیَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ لَیْلَةَ التَّرْوِیَةِ وَلَیْلَةَ عَرَفَةَ وَلَیْلَةَ النَّحْرِ وَلَیْلَةَ الْفِطْرِ وَلَیْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ " [۱]

جس نے پانچ راتوں کو زندہ رکھا اس کے لیے جنّت واجب ہوگئی (۱) آٹھویں ذی الحجہ کی شب (۲) نویں ذی الحجہ کی شب (۳) عید الاضحیٰ کی رات (۴) عید الفطر کی رات (۵) پندرہویں شعبان کی رات۔

اسی لیے فقہا رکرام نے لکھا ہے کہ شبِ برارت میں قیام کرنا یعنی رات کو جاگ کر اللہ کی عبادت کرنا مستحب ہے چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رحمہ اللہ (متوفیٰ ۹۷۰ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

" وَمن المندوبات	اور مستحبات میں سے ہے
احیاء لیالی العشر	رمضان کی آخری دس راتوں

---

[۱] الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲

من رمضان ولیلتی	میں، عیدین کی راتوں میں،
العیدین و لیالی	ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں
عشر ذی الحجة	میں اور شعبان کی پندرہویں
و لیلة النصف	رات میں شب بیداری کرنا
من شعبان کما	جیسا کہ احادیث میں آیا ہے،
وردت به الاحادیث	یہ احادیث "ترغیب و
و ذکرها فی الترغیب	ترہیب" میں تفصیل سے
والترهیب مفصلة"[1]	مذکور ہیں۔

علامہ علاؤ الدین الحصکفی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۸۸ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"ومن المندوبات	اور مستحبات میں سے ہے۔
رکعتا السفر	سفر میں جاتے وقت اور
والقدوم منه واحیاء	واپس آکے دو رکعتیں پڑھنا
لیلة العیدین	اور عیدین کی رات میں،
والنصف من شعبان	شعبان کی پندرھویں شب
والعشر الاخیر	میں، رمضان کے آخری عشرہ
من رمضان والاول	میں اور ذی الحجہ کے پہلے
من ذی الحجة"[2]	عشرہ میں شب بیداری کرنا

علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی حنفی رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) تحریر فرماتے ہیں

---

[1] البحر الرائق، ج ۲، ص ۵۲۔

[2] الدر المختار مع شرح رد المحتار، ج ۲، ص ۲۴، ۲۵۔

"(و) ندب احياء ليلة النصف من شعبان" الخ [1]

اور مستحب ہے شعبان کی پندرہویں شب میں شب بیداری کرنا۔

مولانا عبد الحی لکھنوی رحمہ اللہ (متوفی ١٣٠٤ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"لا كلام في استحباب احياء ليلة البراءة بما شاء من العبادات و باداء التطوعات فيها كيف شاء لحديث ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان عن علي مرفوعًا ...... وفي الباب احاديث اخرجها البيهقي وغيره على ما بسطها ابن حجر المكي في الايضاح والبيان

شب برات میں بیدار رہ کر مختلف قسم کی نفلی عبادات کے اندر مشغول رہنے کے مستحب ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے دلیل اس کی ابن ماجہ اور بیہقی کی شعب الایمان میں حضرت علی رضؓ سے مرفوعًا مروی حدیث ہے اور اس سلسلہ میں دوسری احادیث بھی ہیں جن کو بیہقی وغیرہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے "الایضاح والبیان" میں تفصیل سے بیان کیا ہے" یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی کریم

---

[1] نور الایضاح مع شرح وحاشیہ طحطاوی، ص ٣٢٥، طبع مصر۔

دالة على ان النبي صلى الله عليه وسلم اكثر في تلك الليلة من العبادة والدعاء وزار القبور ودعا للاموات فيعلم بمجموع الاحاديث القولية والفعلية استحباب اكثار العبادة فيها فالرجل مخير بين الصلوٰة وغيرها من العبادات فان اختار الصلوٰة فكمية اعداد الركعات وكيفيتها مفوضة اليه مالم يأت بما منعه الشارع صراحةً او اشارةً،،[1]

صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو زیادہ سے زیادہ عبادات اور دُعائیں فرماتے تھے اور آپ نے زیارتِ قبور بھی کی تھی اور مُردوں کے لیے دُعا بھی کی تھی اور ان تمام قولی و فعلی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس شب زیادہ سے زیادہ عبادت کرنا مستحب ہے، ہر بندے کو اختیار ہے چاہے نماز پڑھے یا کوئی اور عبادت کرے، اگر وہ نماز پڑھنے کو اختیار کرے تو رکعتوں کی تعداد اور کیفیت میں بھی اس کو اختیار ہے درصورتیکہ کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے شارع علیہ السلام نے صراحتاً یا اشارتاً منع کیا ہو۔

---

[1] الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة، ص ۷۲، ۷۳، ۷۴۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

"اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے، لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جاوے"۔ [1]

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ رقمطراز ہیں۔

"ان احادیث سے جس طرح اس مبارک رات کے بیش بہا فضائل و برکات معلوم ہوئے اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لیے اس رات میں اعمال ذیل مسنون ہیں۔

(۱) رات کو جاگ کر نماز پڑھنا اور ذکر و تلاوت میں مشغول رہنا۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور عاقبت اور اپنے مقاصد دارین کی دعا مانگنا"۔ [2]

اکابر اہل سنّت کا ہمیشہ سے اس رات میں شب بیداری کا معمول رہا ہے، علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (متوفیٰ ۷۹۵ھ) تلمیذ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں۔

"وليلة النصف من شعبان كان التابعون من اهل الشام كخالد بن	اہل شام میں سے جلیل القدر تابعین مثلاً حضرت خالد بن معدان رح، حضرت مکحول رح، حضرت لقمان بن عامر رح [3] وغیرہ شعبان کی

---

[1] زوال السنۃ عن اعمال السنۃ، ص ۱۷۔

[2] فضائل و احکام شب برات، ص ۸۔

[3] حضرت خالد بن معدان رحمہ اللہ اپنے وقت کے بہت بڑے محدث اور فقیہ تھے، ستر صحابۂ کرام کی زیارت سے مشرف تھے، شہرت سے گھبراتے تھے، علم کی دولت کے ساتھ عمل کی دولت سے مالا مال تھے، دن بھر میں ستر ہزار تسبیح پڑھتے تھے، یزید بن عبد الملک کے دورِ حکومت میں ۱۰۳ھ میں وفات پائی۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

لقمان بن عامر
وغيرهم يعظمونها
و يجتهدون
فيها في العبادة
وعنهم اخذ
الناس فضلها
و تعظيمها" [١]

پندرہویں شب کی بڑی تعظیم
کرتے تھے اور اس شب
میں خوب مبالغہ کے ساتھ
عبادت کرتے تھے انہی
حضرات سے لوگوں نے
شب برات کی فضیلت
و بزرگی کو اخذ کیا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اخلاص کے ساتھ اس رات میں شب بیداری کریں اور خدا ک
راضی کرنے کی کوشش کریں، جو لوگ اس رات کے قیام کو بدعت سمجھتے ہیں ان ک
معاملہ کو خُدا کے حوالے کر کے ان سے بچیں اور ہر گز ان کے پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہو
سوچنے کی بات ہے جو عمل خود حضور علیہ السّلام سے ثابت ہو، اسلاف اس پ

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) حضرت مکحول شامی رحمہ اللہ اپنے وقت کے بہت بڑے حافظ الحدیث، فقیہ اور مجتہ
تھے، بڑے بڑے علماء آپ کی جلالتِ علمی کے معترف تھے، آپ نے حضرت انس بن مالک، حضرت
ابو ہند داری، حضرت واثلہ بن اسقع، حضرت ابو امامہ حضرت عبد الرحمٰن بن غنم، حضرت ابو جندل بن سہیل رضی ال
عنہم سے براہِ راست احادیث کی سماعت کی ہے۔ آپ کے تلامذہ میں بڑے بڑے جلیل القدر علماء شامل
ہیں۔ ۱۱۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی ہے۔

حضرت لقمان بن عامر رحمہ اللہ، آپ حمص (شام) کے رہنے والے تھے، حضرت ابو درداء،
حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہم سے آپ نے حدیث کی سماعت کی ہے ابن حبان
نے آپ کو ثقات میں لکھا ہے۔

[١] لطائف المعارف، ص ۱۴۴۔

کاربند رہے ہوں۔ فقہائے کرام جسے مستحب قرار دے رہے ہوں وہ عمل بدعت ہو سکتا ہے؟ اگر ایسا عمل بھی بدعت ہے تو پھر سنّت و مستحب کونسا عمل ہوگا؟

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

شب برأت میں شب بیداری کیسے کی جائے؟

حضرت حسن بن عمار بن علی الشرنبلانی حنفی (متوفیٰ ۱۰۶۹ھ) رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

”و معنی القیام ان یکون مشتغلا معظم اللیل و قیل بساعة منه یقرأ او یسمع القرآن او الحدیث او یسبح او یصلی علی النبی صلّی اللہ علیه وسلّم“ [1]	شب بیداری کا مطلب یہ ہے کہ اس رات کے اکثر حصّہ میں اور ایک قول کے مطابق کچھ حصّہ میں قرآن و حدیث کے پڑھنے یا سننے میں مشغول رہے یا تسبیح پڑھتا رہے، یا نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر درود بھیجتا رہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس رات میں شب بیداری کے لیے کوئی خاص طریقہ اور کوئی خاص عبادت مقرر نہیں ہے، طبعی نشاط کے ساتھ جس طرح بھی خدا کو یاد کر سکیں کریں چاہے قرآن و حدیث کی تلاوت و سماعت میں مشغول رہیں چاہے تسبیح پڑھتے رہیں چاہے دُرود شریف پڑھتے رہیں چاہے نوافل پڑھتے رہیں۔ بہت سے بزرگوں کا معمول صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ہے اگر ہو سکے تو صلوٰۃ التسبیح

---

[1] مراقی الفلاح مع ــــ حاشیہ طحطاوی، ص ۳۲۶۔

پڑھ لیں اس کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔

بعض کتابوں میں بزرگوں سے منقول خاص نوافل و اعمال کی حقیقت!

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہیے کہ بعض کتابوں میں کچھ بزرگوں سے فضیلت کی راتوں میں جو خاص خاص قسم کے نوافل اور عملیات منقول ہیں ان کی کیا حقیقت ہے؟ کیونکہ بعض لوگ ان پر بڑے بھونڈے انداز میں اعتراض کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کے معمولات کو اپنا کر عمل شروع کر دیتے ہیں، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے بزرگوں سے منقول نوافل وغیرہ کی حقیقت ظاہر فرمائی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے ارشاد کو پیش کر دیا جائے۔

آپؒ فرماتے ہیں :۔

"ایک بات یہ بھی سمجھنے کی ہے کہ یہ جو بعض اوراد کی کتابوں میں پندرہویں شب ــــ میں خاص نوافل پڑھنے کو لکھ دیا ہے یہ کوئی قید نہیں جو چیز شرعاً بے قید ہے اس کو بے قید ہی رکھو۔ حدیث میں نوافل کی کوئی قید نہیں آئی بلکہ جو عبادت آسان ہو وہ کرلو۔ اس میں نوافل بھی آگئے اور وہ بھی کسی ہیئت کے ساتھ نہیں۔

باقی بزرگوں کے کلام میں جو خاص ہیئت کے نوافل کا ذکر آیا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ کسی بزرگ نے کسی مرید کے لیے اس کی خاص حالت کے اقتضاء سے اس کو تجویز کیا ہوگا اور اس کے حق میں یہی مصلحت ہوگا۔ اب اس کو عام کر لینا یہ بدعت ہے۔ باقی بزرگوں کو برا نہ کہے،، [1]

---

[1] حقیقت عبادت ص ۵۵

کیا شب براءت میں شب بیداری کے لیے ساری رات جاگنا ضروری ہے؟ اگر نہیں تو کس حصہ میں جاگنا زیادہ افضل ہے؟

اس سلسلہ میں حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"اب بات قابلِ غور یہ ہے کہ کون سے حصۂ شب میں جاگنا زیادہ افضل ہے اس کا فیصلہ قرآن سے بھی ہوتا ہے اور حدیث سے بھی کیونکہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر شب میں جاگنا اشد ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْئًا — بے شک رات کے جاگنے میں دل اور زبان کا خوب میل ہوتا ہے اور بات خوب ٹھیک نکلتی ہے

اور ناشئۃ اللیل سونے کے بعد متحقق ہوتا ہے (کذا فی الجلالین القیام بعد النوم) جب وہ اشد ہوا کیونکہ اس کے اختیار کرنے سے نفس پر مشقت کا اثر زیادہ ہوتا ہے تو وہی افضل ہوگا۔ آخر سورت سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اشد ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ — اس کو معلوم ہے کہ تم ضبط نہیں کر سکتے۔

اور عدمِ احصار آخرِ شب میں ہو سکتا ہے۔ یہ تو قرآن سے معلوم ہوا حدیث سے بھی اس کا افضل ہونا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آخرِ شب کی فضیلت میں بکثرت احادیث وارد ہیں اور قواعدِ عقلیہ بھی اس پر شاہد ہیں کیونکہ وہ وقت سونے کا ہے

اور سونا ترک کرنا مشکل ہے ۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو اُٹھ کر التجا کرتا ہے تو میں اس سے بہت خوش ہوتا ہوں ۔ اس لیے کہ میری وجہ سے اپنی بیوی اور گرم بستر کو چھوڑ دیا ۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اخیر حصتہ رات کا افضل ہے ۔ لیکن اگر کسی کو اس حصتہ میں جاگنا دشوار ہو وہ اوّل ہی حصتہ میں کچھ کر لے کیونکہ اور راتوں میں تو خدا تعالیٰ کا نزول اخیر شب میں ہوتا ہے اور اس رات میں اوّل ہی شب سے نزول ہو جاتا ہے اس لیے جن لوگوں کا اخیر شب میں عبادت کرنا دشوار ہو وہ اول ہی شب میں عبادت کر کے فضیلت حاصل کر لیں" [۱]

شب بیداری کے لیے مساجد میں اکٹھا ہونا ؛

اس رات میں شب بیداری کرنا چونکہ صرف ایک مستحب عمل ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ یہ عمل تنہا کیا جائے اس کیلئے مسجدوں میں ہرگز اجتماع نہ کیا جائے ۔ فقہاء کرام نے فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے مسجدوں میں اجتماع کو مکروہ لکھا ہے، چنانچہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں ۔

"و یکرہ الاجتماع علی احیاء لیلۃ من ھذہ اللیالی فی المساجد" ۔ [۲]	فضیلت کی راتوں میں شب بیداری کے لیے مساجد میں اجتماع مکروہ ہے ۔

علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفیؒ تحریر فرماتے ہیں ۔

"و یکرہ الاجتماع	فضیلت کی راتوں میں (جن

[۱] حقیقت عبادت ص ۲۶۶ ۔

[۲] البحر الرائق ج ۲، ص ۵۲ ۔

علی احیاء لیلة من هذه اللیالی (المتقدم ذکرها فی المساجد) وغیرها لانه لم یفعله النبی صلی الله علیه وسلم ولا اصحابه فانکره اکثر العلماء من اهل الحجاز منهم عطاء وابن ابی ملیکة و فقهاء اهل المدینة واصحاب مالک وغیرهم وقالوا ذالک کله بدعة،، ؎

کا پیچھے ذکر گزر چکا ہے) شب بیداری کے لیے اجتماع کرنا چاہے مسجدوں میں ہو یا کہیں اور بہرصورت مکروہ ہے کیونکہ اس طرح نہ تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا اور نہ آپ کے صحابہ نے، اہلِ حجاز کے اکثر علمار جن میں عطار بن ابی رباحؒ اور ابن ابی ملیکہؒ بھی شامل ہیں، نیز فقہار اہلِ مدینہ اور امام مالکؒ کے اصحاب نے اس کا انکار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ بدعت ہے۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ نے مساجد میں اجتماعی شب بیداری کے معاملہ میں اہلِ شام کے دو قول لکھے ہیں ایک استحباب کا اور دوسرا کراہت کا دوسرے قول کو آپ نے ترجیح دی ہے، چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

” والثانی انه یکره الاجتماع

دوسرا یہ کہ شب برارت میں مساجد کے اندر کسی خاص

؎ نورالایضاح مع شرح وحاشیہ طحطاوی، ص ۳۲۶ -

فیھا فی المساجد للصلٰوۃ والقصص والدعاء ولا یکرہ ان یصلی الرجل فیھا لخاصۃ نفسہ وھٰذا قول الاوزاعی امام اھل الشام وفقیھھم وعالمھم وھٰذا ھو الاقرب ان شاء اللہ تعالیٰ[1]	نماز، وعظ اور دعا کے لیے اکٹھے ہونا مکروہ ہے، البتہ اگر کوئی اکیلا اپنی نماز اس رات مسجد میں پڑھے تو یہ مکروہ نہیں ہے یہی قول ہے امام اوزاعیؒ کا جو اہلِ شام کے امام فقیہ اور عالم ہیں، اور یہی قول درستگی کے زیادہ قریب ہے انشاء اللہ۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کا یہ قول پیچھے گزر چکا ہے کہ ـــــ
"اس شب میں بیدار رہ کر عبادت کرنا خواہ خلوت میں یا جلوت میں افضل ہے لیکن اجتماع کا اہتمام نہ کیا جائے۔"

دوسری بات یہ بھی ہے کہ آج کل کے ایسے اجتماع منکرات سے خالی نہیں ہوتے لوگ مسجد میں شور و شغب اور لہو و لعب میں لگ کر آدابِ مسجد کو پامال کرتے ہیں اور نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بنتے ہیں اس لیے ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ بہت سے پڑھے لکھے لوگ جو اپنے آپ کو اہلِ حق میں سے سمجھتے ہیں وہ بھی عوامی رَو میں بہہ کر ان راتوں میں اہلِ بدعت کی طرح بڑے اہتمام کے

---

[1] لطائف المعارف، ص ۱۴۴

ساتھ مساجد میں اجتماع کرتے ہیں، فالی اللہ المشتکیٰ۔

شبِ برات میں مسجد کے اندر شب بیداری سے متعلق حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ کا ارشاد

حضرت امیر حسن علاء سجزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۳۷ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

"چہار شنبہ بست و پنجم ماہِ مذکور سعادت پائے بوسی حاصل شد، سخن در قرآن خواندن و قیامِ شب افتادہ بود، و طائفہ کہ در مسجد قیام کنند، بندہ عرضداشت کرد کہ اگر در خانۂ خود قیام کنند چگونہ باشد؟ فرمود کہ در خانۂ خود یک سیپارہ بخواند بہتر کہ در مسجد ختم کنند" [1]

۲۵ شعبان المعظم بروز بدھ قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی، شبِ برات میں قیام اور قرآن خوانی کے متعلق بات چل رہی تھی اور ان لوگوں کا بھی تذکرہ تھا جو اس شب میں مسجد میں قیام کرتے ہیں، بندہ نے عرض کیا کہ اگر لوگ گھروں میں قیام کریں تو کیسا ہے؟ فرمایا کوئی اپنے گھر میں صرف ایک سپارہ پڑھے یہ اس کے لیے مسجد میں پورا قرآن ختم کرنے سے بہتر ہے۔

---

[1] فوائد الفواد (فارسی ص۲۴) طبع نولکشور ۱۳۲۶ھ

نمبر۶، شب برأت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام قبرستان تشریف لے گئے اور مُردوں کے لیے دُعاء مغفرت فرمائی، اس لیے اس رات میں قبرستان جا اور اموات کے لیے دعاء مغفرت کرنا مستحب ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

" وافضل ایام الزیارۃ اربعۃ یوم الاثنین والخمیس والجمعۃ والسبت .... وکذا فی اللیالی المتبرکۃ لا سیما لیلۃ البراءۃ"[1]	زیارتِ قبور کے افضل دن چار ہیں، پیر، جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اسی طرح متبرک راتوں میں بھی زیارتِ قبور افضل ہے بالخصوص شبِ برأت میں

حضرت تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

" پندرہویں شب شعبان میں مُردوں کے لیے گورستان میں جاکر دعاء و استغفار کرنا مستحب ہے اور حدیث سے ثابت ہے"۔[2]

لیکن یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے قبرستان تشریف لے گئے تھے، اس لیے اکیلے جائیں، جتھے اور جماعت بنا کر نہ جائیں اور شریعت کے مطابق فاتحہ پڑھ کر واپس آجائیں اور صرف مرد جائیں عورتیں نہ جائیں، عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں ہے اور مرد بھی اس شب قبرستان جانے کو فرض وواجب کی طرح ضروری نہ سمجھیں۔

---

[1] الفتاوی الہندیۃ ج ۵، ص ۳۵

[2] زوال السنۃ عن اعمال السنۃ، ص ۱۷

نمبر۷، پندرھویں شعبان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اس لیے اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"پندرھویں تاریخ شعبان کو روزہ رکھنا مستحب ہے"۔ [1]

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ شب برات کے اعمال مسنونہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"(۳) اس کی صبح کو یعنی پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنا"۔ [2]

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ماہ شعبان میں کسی تاریخ اور دن کا روزہ فرض اور واجب نہیں ہے اور تیرہ شعبان کے روزہ کی کوئی خاص فضیلت حدیث شریف سے ثابت نہیں ہے، البتہ یہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب کو بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہو اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھو، پس پندرھویں تاریخ شعبان کا روزہ مستحب ہے۔ اگر کوئی رکھے تو ثواب ہے اور نہ رکھے تو کچھ حرج نہیں ہے، فقط"۔ [3]

نواب قطب الدین صاحب تلمیذ رشید شاہ اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہم رقمطراز ہیں۔

---

[1] زوال السنۃ عن اعمال السنۃ، ص ۱۷۔

[2] فضائل و احکام شب برات، ص ۸۔

[3] فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ج ۶، ص ۵۰۰۔

" ایک بات اور، پورے سال میں مسنون روزوں کی تعداد اکیاون ہے تینتیس روزے تو یہی ہیں یعنی بحساب تین روزہ فی مہینہ، نو روزے ذی الحجہ کے مہینہ میں پہلی تاریخ سے نویں تاریخ تک ایک دن یوم عاشورار کا، ایک دن عاشورار سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا ایک، ایک روزہ شعبان کی پندرہویں تاریخ کا اور چھ روزے شوال کے"۔ [1]

بہتر یہ ہے کہ شعبان کی ۱۳-۱۴، اور ۱۵ تینوں دن کے روزے رکھ لیے جائیں انہیں ایّامِ بیض کہتے ہیں اوران میں روزہ رکھنا سنت ہے۔

شب برارت میں کی جانیوالی بدعات

شب برارت میں یوں تو بہت سی بدعات و رسومات کی جاتی ہیں ہم یہاں صرف ان بدعات و رسومات کا ذکر کریں گے جو نہایت پابندی اور اہتمام کے ساتھ کی جاتی ہیں۔

آتش بازی

شب معراج کی طرح شب برارت کے موقعہ پر بھی مسلمان لاکھوں روپے آتش بازی کی نذر کر دیتے ہیں۔ آتش بازی کی رسم میں ایک تو بے جا مال ضائع کیا جاتا ہے جو اسراف کی مد میں آتا ہے، شریعت نے اسراف کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے لہٰذا جو لوگ آتش بازی کرتے ہیں وہ اپنا مال بھی ضائع کرتے ہیں اور گناہ بھی سر مول لیتے ہیں۔ دوسرے آتش بازی اپنی جان اپنے بچوں اور پاس پڑوس کے لوگوں کی جان کے لیے خطرہ کا بھی سبب ہے، ہر سال اخبارات میں آتش بازی سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کی خبریں چھپتی

---

[1] مظاہر حق جدید ج ۲، ص ۳۶۴۔

رہتی ہیں۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اتنی مقدس رات میں لوگ کس بیکار مشغلہ میں اپنی جان و مال کو برباد کرتے ہیں، ہم سب کو چاہیے کہ خود بھی اس رسم بد سے بچیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے منع کریں، انہیں بتلائیں کہ اس سے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔

چراغاں شب برات کے موقعہ پر لوگوں نے یہ دستور بنا لیا ہے کہ مسجدوں اور مکانات میں بہت زیادہ روشنی کا اہتمام کرتے ہیں مسجدوں میں برقی لائیٹیں لگاتے ہیں اور مکانوں کی چھتوں پر موم بتیاں جلاتے ہیں لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ یہ کفار کے ساتھ مشابہت اور ہندوؤں کی دیوالی کی نقل ہے جو سخت ناجائز اور حرام ہے اس رسم کی ابتدار برامکہ سے ہوئی ہے جو آتش پرست تھے، چنانچہ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ اس رسم کے بارے میں لکھتے ہیں:-

"قال علی بن ابراهیم واول حدوث الوقید من البرامكة وكانوا عبدة النار فلما اسلموا ادخلوا فی الاسلام" [1]	علی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ چراغاں اور روشنی کرنے کی ابتداء برامکہ سے ہوئی ہے یہ لوگ اصل میں آتش پرست تھے، جب یہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے یہ رسم اسلام میں داخل کر دی۔

ہمیں چاہیے کہ اس فضول اور بیکار رسم سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو

---

[1] ماثبت بالسنۃ مترجم، ص ۳۶۳

بھی اس سے بچائیں۔

حلوے مانڈے کی رسم

مسلمانوں نے اس رسم کو بھی ایسا لازم کرلیا ہے کہ اس کے بغیر سمجھتے ہیں کہ شب برات ہی نہیں ہوتی، اس رات میں بجائے اس کے کہ ہماری عورتیں عبادات میں مشغول ہوں حلوے مانڈے کے چکر میں پڑی رہتی ہیں، اچھے اچھے کھانے پکاتی ہیں حلوہ وپنجیری بناتی ہیں اور باقاعدہ طور پر سینیوں میں سجا کر سسرال بھیجتی ہیں، اگر کوئی اس رسم سے بچے تو اُسے بُرا سمجھتی ہیں، حالانکہ اس شب میں ایسا کوئی کام شریعت سے ثابت نہیں لہٰذا ہمارے مرد وزن سب کو چاہیئے کہ ان فضولیات ولغویات کو چھوڑ کر اس شب میں جو کرنے کے کام ہیں ان میں مشغول ہوں، اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔